سبق ۔۳

تعلیم اور صحت کی سمت میں حکومت کی کارکردگی

سڑک، بجلی، قانون، انتظامیہ، ناگہانی آفات کے وقت راحت لوگوں کا جمہوری حق ہے۔ اس لیے اُمید ہوتی ہے کہ لوگوں کے ذریعہ منتخب حکومت اسے پورا کرے۔ اس سبق میں ہم لوگ تعلیم اور صحت سے متعلق حکومت کی کارکردگی کو سمجھیں گے اور دیکھیں گے کہ حکومت ان کاموں سے کس طرح جڑی ہوئی ہے۔

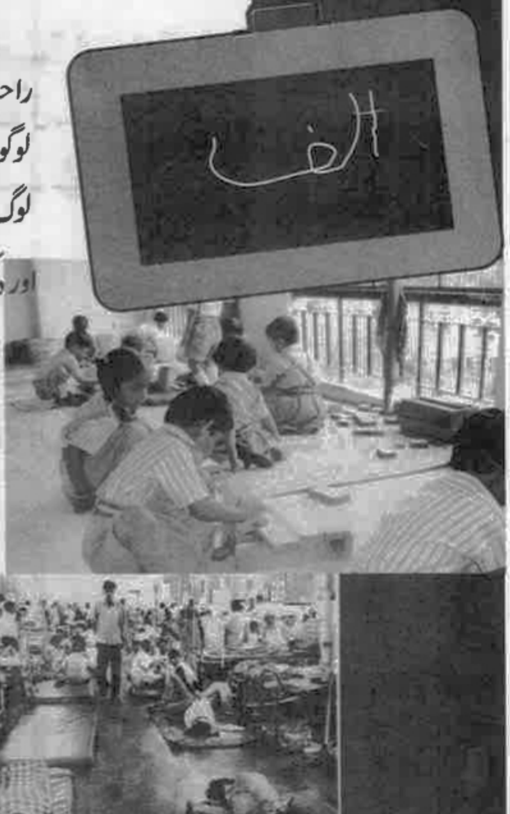

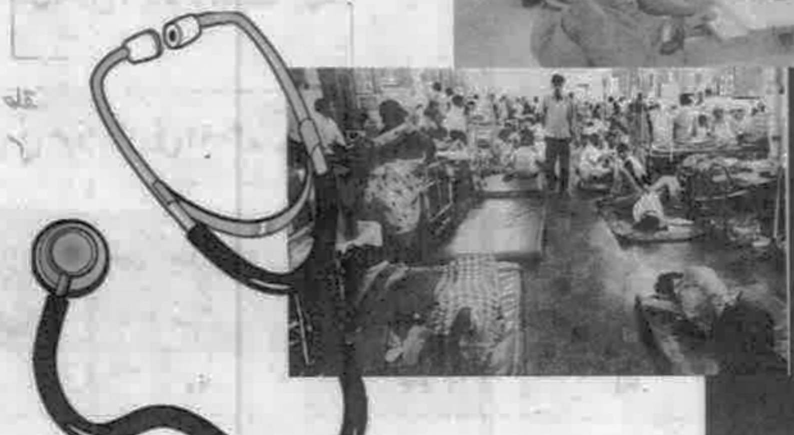

تعلیم ہماری ترقی کے لیے سب سے ضروری ہے، یعنی وہ دنیا کو سمجھنے کا موقع دیتی ہے، خود اعتمادی دیتی ہے اور فرد و سماج کو بہتر بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ تعلیم اس بات کے لیے متوجہ کرتی ہے کہ ہم اپنی مرضی کے مطابق کام ڈھونڈ سکیں ۔ سماج کے لوگ کسی مسئلہ پر مل جل کر بات چیت کر سکیں اور اس کا حل ڈھونڈ سکیں۔ اس کے علاوہ ایک تعلیم یافتہ آدمی عدالت میں اپنا بچاؤ کرنے، بینک سے قرض لینے، سائنسی طریقے سے کھیتی کرنے، حکومت کے مختلف منصوبوں کی جانکاری لینے میں زیادہ اہل ہوتا ہے۔

بہار میں تعلیم کی حالت

آزادی حاصل کرنے کے بعد حکومت کے لیے ہمارے آئین نے ایک نشانہ مقرر کیا تھا کہ دس سالوں کے اندر ۱۴ برس کی عمر تک کے سبھی بچوں کو تعلیم حاصل کرائے گی۔ اس نشانے کی حصولیابی نہیں ہو سکی ہے۔ آج ترسٹھ سال کے بعد بھی سبھی لوگوں تک تعلیم نہیں پہنچی۔ یہ ہمارے لیے بہت فکر کی بات ہے۔ آیئے اپنے صوبہ کی مثال سے ان حالات کو سمجھیں۔

ایک نظر ہم نیچے کے ٹیبل پر ڈالتے ہیں جو بہار کی شرح خواندگی سے متعلق ہے۔ شرح تعلیم یہ بتاتی ہے کہ کل آبادی میں کتنے فیصد لوگ خواندہ ہیں یعنی ویسے لوگوں کی کتنی تعداد ہے جو کم سے کم اپنا نام لکھ سکتے ہیں اور کچھ آسان جملوں کو پڑھ کر سمجھ سکتے ہیں۔

ہندوستان کی مردم شماری ۲۰۰۱ء کے مطابق

کل شرح خواندگی (فیصد میں)	شرح خواندگی برائے مرد (فیصد میں)	شرح خواندگی برائے خواتین (فیصد میں)	شرح خواندگی برائے شیڈول کاسٹ (فیصد میں)	شرح خواندگی برائے شیڈول ٹرائب (فیصد میں)
۴۷	۶۰	۳۳	۲۹	۲۸

اس ٹیبل کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اپنے صوبے میں تعلیم کی حالت کافی بدتر ہے۔ ہماری کل شرح خواندگی آدھی سے بھی کم ہے یعنی ہمارے صوبہ کی کل آبادی کے آدھے سے زیادہ لوگ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔

خواتین، شیڈول کاسٹ، شیڈول ٹرائب کی حالت سب سے بدتر ہے۔ ان میں صرف ایک تہائی یا۳۳-۲۸ فیصد ہی خواندہ ہیں۔

یہ حالت اس لیے بنی ہوئی ہے کیوں کہ اسکولی نظام بہت کمزور ہے۔ بچپن میں انھیں اسکول جانے کا اور تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا۔ آج بھی بچے اسکول کیوں نہیں جا رہے ہیں یا پڑھائی نہیں کر پا رہے ہیں اس کے لیے ایک جائزہ لیتے ہیں۔

بچوں کے ذریعہ بچوں کا جائزہ

۴-۴ بچوں کی ٹولی بنا کر نیچے دیئے گئے سوالات پر کم سے کم تین بچوں سے بات کرنا ہے۔ ان بچوں کے حالات الگ الگ ہیں۔ یہ پتا کرنے کی کوشش کریں کہ کن وجوہات کے چلتے یہ بچے اسکول نہیں جا رہے ہیں۔

(۱) ایسے بچے جو کبھی اسکول نہیں گئے۔

وہ کون کون سی وجوہات ہیں جن کے چلتے یہ بچے کبھی اسکول نہیں گئے؟

۱- ....

۲- ....

۳- ....

۴- ....

۵- ....

۶- ....

(۲) ایسے بچے جو اسکول میں پڑھتے تھے لیکن انھوں نے درمیان میں ہی اسکول جانا بند کر دیا۔

کن وجوہات سے ان بچوں نے درمیان میں ہی اسکول جانا چھوڑ دیا تھا؟

۱- ....

۲- ....

۳- ....

۴- ....

۵- ....

۶- ....

(۳) ایسے بچے جو اطفال مزدور ہیں۔
کن وجوہات سے یہ بچے پڑھنے
کی عمر میں مزدوری کرنے لگے ہیں؟

۱- ....

۲- ....

۳- ....

۴- ....

۵- ....

۶- ....

(۴) ایک تعلیمی جائزہ لیں جو ایک ہی عمر کے سرکاری اسکول، پرائیوٹ اسکول یا اور کسی دوسری طرح کے اسکول کے طلبہ کے درمیان فرق کریں گے۔

استاذ کے لیے: بچوں کے ذریعہ لیے گئے جائزے کو استاد جماعتی کاموں کے ذریعہ اعداد و شمار جمع کر اس کی توضیح کریں گے۔ بچوں کے ذریعہ حاصل شدہ جانکاری کے مطابق کیا خاص وجوہات نظر آ رہے ہیں؟ اس کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ تبادلۂ خیال کریں۔

سرکار کی کارکردگی

تعلیم حاصل کرنا ہم سب کا حق ہے۔ سبھی کو تعلیم دلوانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس بات کو پورا

کرنے کے لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اسے قانون کی شکل دی جائے تا کہ اگر کوئی تعلیم حاصل نہ کر سکے تو وہ عدالت کا سہارا لے سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ تعلیم کے لیے بہتر اور مناسب انتظام کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کے لیے کئی منصوبے شروع کیے گئے ہیں، جس کے تحت یہ نشانہ پورا ہو سکے۔ اس کی کچھ مثالیں ہم نیچے دیکھیں گے۔

سائیکل سے اسکول جاتی لڑکیاں

رضیہ، سونی، عنبریں، شبانہ مڈل اسکول سلیم پور میں آٹھویں درجہ کی طالبہ ہیں۔ یہ اسکول ان کے گھر سے کافی نزدیک ہے۔ اس وجہ سے انھیں اسکول آنے جانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی لیکن ایک بات اُن کے دل میں برابر کھٹکتی ہے کہ شاید وہ آگے کی پڑھائی نہیں کر پائیں گی کیوں کہ ہائی اسکول کی دوری گاؤں سے پانچ کیلو میٹر دور ہے۔ اسکول دور ہونے کی وجہ سے گاؤں کی اکثر لڑکیاں درجہ ۸ کے بعد پڑھائی نہیں کر پاتیں۔ کیوں کہ اُنھیں اسکول آنے جانے میں دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ساتھ ہی اُن کے ماں باپ بھی اُن کی محافظت کے لیے فکر مند رہتے ہیں۔ ایک دن بذریعہ اخبار معلوم ہوا کہ درجہ ۹ میں پڑھنے والی سبھی لڑکیوں کو حکومت کے ذریعے سائیکل دی جائے گی۔ اُن کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ اب اس گاؤں کی سبھی لڑکیاں آگے کی پڑھائی کر سکتی ہیں۔ اب سبھی لڑکیاں آگے بڑھ سکتی ہیں۔ درجہ ۸ میں کامیاب ہونے کے بعد سبھی کے ماں باپ نے اپنی اپنی لڑکیوں کا داخلہ ہائی اسکول میں کروا دیا۔ کچھ ہی دنوں کے بعد اسکول کے صدر مدرس نے درجہ ۹ میں پڑھنے والی سبھی لڑکیوں کے درمیان سائیکل تقسیم کروا دی۔ سائیکل پا کر یہ تمام لڑکیاں پُر اعتماد ہیں اور گروپ میں اسکول آتی جاتی ہیں۔

?

۱- رضیہ اور اس کی سہیلیاں کیوں پریشان تھیں؟ اُن سب کی پریشانی کیسے دور ہوئی؟
۲- لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے میں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسا کیوں؟ وجہ بتائیں۔
۳- آپ کی سمجھ میں ایسا کیا انتظام ہو سکتا ہے جس سے لڑکیوں کو پریشانی نہ ہو؟

تمثیل سرکاری اسکول میں پانچویں درجے کی طالبہ ہے۔ وہ ہمیشہ خوش دکھائی دیتی تھی۔ لیکن اُن دنوں وہ فکر مند رہنے لگی ہے۔ اس کی فکرمندی کی خاص وجہ کتابوں کا وقت پر نہیں ملنا ہے۔ بازار میں بھی کتابیں فروخت نہیں ہوتیں۔ اس لیے چاہ کر بھی وہ اپنی کتاب بازار سے نہیں خرید پاتی۔ سرکار کا یہ منصوبہ درجہ I سے VIII تک کے سرکاری اسکولوں میں پڑھنے والے سبھی بچوں کو مفت دی جائے گی تاکہ سبھی طبقات کے بچے اسکول جا پائیں۔ پانچویں درجہ میں آئے تمثیل کو تین ماہ ہو گئے۔ اب تک اُسے یہ خدشہ بھی ستا رہا ہے کہ ششماہی امتحان میں وہ کیا لکھے گی؟ صدر مدرس سے کہنے پر وہ حالات کی جانکاری لیتے ہیں اور ایک ماہ میں کتابیں اسکول پہنچ جائیں گی ایسا یقین دلاتے ہیں۔

۱- تمثیل کو کس بات کی فکر ہو رہی تھی؟ اگر تمثیل کی جگہ آپ ہوتے تو آپ کے دل میں کیا کیا خیال آتے؟ آپس میں تبادلۂ خیال کریں۔

؟

۲- آپ کو وقت پر کتاب نہیں ملنے کی صورت میں صدر مدرس نے کون سی کوشش کی؟

۳- مڈڈے میل کا منصوبہ، پوشاک منصوبہ، تعمیر عمارت منصوبہ، آنگن باڑی منصوبہ وغیرہ کے بارے میں اساتذہ سے باتیں کریں کہ آخر ان کی ضرورت کیوں ہے؟

۴- کیا آپ اپنے اسکول کی پڑھائی کے انتظام سے مطمئن ہیں؟ اپنے خیالات لکھیں۔

تعلیمی حق برائے اطفال پر ایک نظر

تعلیمی حق ۱/اپریل ۲۰۱۰ء سے پورے ملک میں نافذ ہو گیا۔ تعلیمی حق کے تحت ۶ سے ۱۴ سال کی عمر کے سبھی بچوں کو لازمی اور مفت تعلیم دی جائے گی۔ کسی بھی بچے کو درجہ میں روکا نہیں جائے گا نہ ہی اسے نکالا جائے گا۔ سبھی بچوں کو لازمی طور پر اسکول جانا ہوگا۔ جن بچوں نے اسکول چھوڑ دیا ہے ان کی مدد کر کے دوبارہ داخل کرایا جائے گا۔

صحت کے معاملے میں حکومت کی کارکردگی

جس طرح تعلیم کے معاملے میں حکومت کی ذمہ داری ہے اُسی طرح صحت کے معاملے میں بھی حکومت

کی ذمہ داری ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک میں لوگوں کی صحت اچھی نہیں ہے۔ پینے کے لیے صاف پانی، متوازن غذا کی کمی، دوائیوں کی کمی، اسپتال میں ناکافی بستر، ڈاکٹر کی کمی وغیرہ مختلف مسائل ہیں۔

ہمارے ملک کے آئین کے مطابق سب کو صحت کی سہولیات دستیاب کرانا حکومت کا اوّلین فریضہ ہے۔ عوام کو ضروری طبی سہولیات مہیا کروانا ضروری ہے جس میں ناگہانی علاج کی سہولت بھی شامل ہو۔ طبی سہولیات فراہم کرانے والی تنظیمیں جیسے گاؤں کے طبی مراکز، ابتدائی طبی مراکز، ضلع اسپتال وغیرہ سے امید ہے کہ وہ منظّم طریقے سے کام کریں گے۔ غور طلب ہے کہ ۲۰۰۵ء میں مریضوں کی اوسط حاضری فی طبی مراکز ۳۹ تھی جو ۲۰۱۰ء میں بڑھ کر ۴۰۰۰ مریض فی ماہ ہوگئی ہے۔

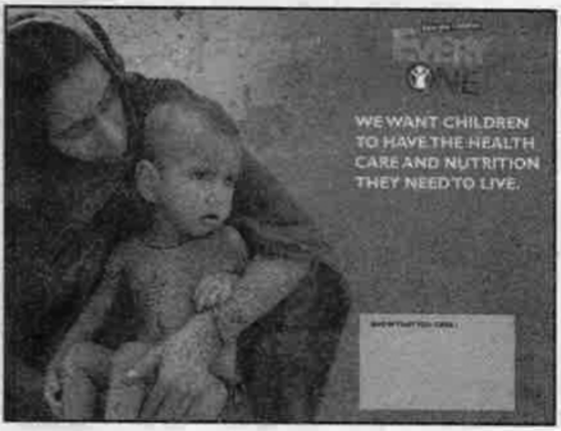

* ہمارے ملک میں ہر ایک ہزار (۱۰۰۰) پیدا ہونے والے بچوں میں سے ۳۰۰ کا وزن بہت کم ہوتا ہے۔ پانچ سال میں ۱۴۳ بچوں کی موت ہو جاتی ہے، یہ سبھی بچائے جاسکتے ہیں۔
* ہمارے ملک میں عورتوں کو سب سے بڑا خطرہ بچوں کی زچگی کے دوران ہوتا ہے۔ ۱۰۰،۰۰۰ عورتوں میں سے ۴۰۰ عورتیں زچگی کے دوران انتقال کر جاتی ہیں۔ یہ عورتیں مرنے سے بچائی جاسکتی ہیں۔

?

۱- یہ دونوں حالات کیوں پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے پیچھے کون سی وجوہات ہیں؟

۲- اِن دونوں حالات میں بچوں اور عورتوں کو کیسے بچایا جاسکتا ہے؟

مساوات کی بنیاد پر کسی سماج کو مستحکم کرنے کے لیے تعلیم اور صحت بہت اہم ہے۔ ہمارا نشانہ ہونا چاہیے کہ اس کا انتظام بہتر ہو اور مساوی طور پر سبھی کو حاصل ہو۔ اس کے لیے منصوبہ بنانے اور منظم شکل سے نافذ کرنے میں حکومت اور سماج دونوں کی ہم آہنگی ضروری ہے۔

-----xxxxx-----

مشق

(۱) سب کے لیے طبی سہولیات مہیا کرنے کے لیے حکومت کون کون سے قدم اٹھا سکتی ہے؟ آپس میں تبادلۂ خیال کریں۔

(۲) تعلیمی ماحول بہتر بنانے کے لیے حکومت کا کیا کردار ہونا چاہیے؟

(۳) سروے کیوں کیا جاتا ہے؟ آپ نے اس سبق میں کیے گئے سروے سے کیا سمجھا؟

(۴) ایک ہی عمر کے بچے جو سرکاری اسکول، پرائیوٹ اسکول یا دیگر اسکول میں پڑھتے ہیں، اُن سے بات چیت کر کے معلوم کریں کہ ان اسکولوں میں کیا مساوات اور عدم مساوات ہے؟

****